احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 22 جنوری 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 22 جنوری 2004ء 29 ذیقعد 1424 ہجری-22 صلح 1383ھش جلد 54-89 نمبر 19

پردہ پوشی

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی-

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب الستر علی المسلم حدیث نمبر 4247)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صلاح تقویٰ، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذراسی بات سے چڑ جاتے ہیں عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچالیوے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سردست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق۔ حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہوگیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔(۔)

اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار (۔)(الصّف:3) کا مصداق ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 590)

میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا اعتراف کرلے تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی ذرا ذراسی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کئے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بادشاہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ ایک ملا نے کہا کہ یہ آیت غلط لکھی ہے بادشاہ نے اس وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو کاٹ دیا جائے گا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ دراصل وہ غلطی پر تھا مگر میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اس کی دلجوئی ہو جاوے۔

یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ فائدہ ہو بھی تو کس طرح جب کہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔

اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 571)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی میں ایم ایس سی پاس ہوں۔ درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار۔ بالائی منزل

احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

فون 04524-212967

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2004ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو تو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

4۔ درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

مرکز میں قربانی کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

بیرون ربوہ کے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہشمند ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔ تا انتظام کیا جاسکے۔

قربانی بکرا	چار ہزار روپے
قربانی حصہ گائے	دو ہزار روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

شمائل احمد

کوئی اس کی دل آزاری نہ کرے

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ بیگووال ریاست کپورتھلہ کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی آپ نے فوراً اس کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قیام وطعام کا انتظام فرمایا اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کو خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگووال جانا پڑا تھا۔ اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی وہاں سے آجاتا تو آپ ان کے ساتھ خصوصاً بہت محبت کا برتاؤ فرماتے۔

ایک دفعہ مولوی عبدالحکیم جو نصیر آبادی کہلاتا تھا قادیان میں آیا یہ بہت مخالف تھا اور وہی مولوی تھا جس نے لاہور میں حضرت مسیح موعود سے 1892ء میں مباحثہ کیا تھا اور اس مباحثہ کے کاغذات بھی لے کر چلا گیا تھا وہ قادیان میں آیا حضرت کو اطلاع ہوئی حضرت نواب صاحب نے اپنا مکان قادیان میں بنوالیا تھا اور وہ اس وقت کچا تھا اس کے ایک عمدہ کمرہ میں اس کو اتارا گیا اور ہر طرح اس کی خاطر تواضع کے لئے آپ نے حکم دیا اور یہ بھی ہدایت کی کہ کوئی شخص اس سے کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی دل شکنی کا موجب ہو وہ چونکہ مخالف ہے اگر کوئی ایسی بات بھی کرے جو رنج دہ اور دل آزاری کی ہو تو صبر کیا جاوے۔ چنانچہ وہ رہا۔ میں اس مباحثہ میں جو لاہور میں فروری 1892ء میں ہوا تھا موجود تھا اور مجھے معلوم تھا کہ اس مباحثہ کے کاغذات وہ لے گیا تھا۔ اور واپس نہ کئے تھے میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ جناب مجھے آپ کی بڑی تلاش تھی آپ کے پاس وہ مباحثہ کے پرچے ہیں مہربانی کر کے مجھے دے دیں آپ کے کام کے نہیں اگر اپنا پرچہ نہ بھی دیں تو حرج نہیں مگر حضرت اقدس والے پرچے ضرور دے دیں۔

مولوی عبدالحکیم صاحب کو خیال تھا کہ شاید اسے کوئی اور نہیں جانتا اور حضرت صاحب نے تو اس مباحثہ کا ذکر بھی نہیں فرمانا تھا کہ اسے ندامت نہ ہو۔ بلکہ اخلاق و مروت کا اعلیٰ برتاؤ فرماتے رہے۔ مولوی صاحب بڑے جوش سے آئے تھے کہ میں مباحثہ کروں گا۔ اور وہ اپنے مکان پر مخالفت کرتے تھے اور بڑے جوش سے کرتے تھے ہم ان کی مخالفت کو سنتے اور جیسا کہ حکم تھا نہایت ادب اور محبت سے ان کی تواضع کرتے رہے آخر جب ان سے میں نے مباحثہ لاہور کے پرچے مانگے تو اس کے بعد وہ بہت جلد تشریف لے گئے اور وعدہ کر گئے کہ جاتے ہی بھیج دوں گا۔ ان کے ساتھ ہی وہ مباحثہ کے کاغذات ختم ہوئے باوجودیکہ وہ مخالفت کے لئے آیا تھا اور مخالفت کرتا رہا مگر حضرت اقدس نے اس لئے کہ وہ مہمان تھا اس کے اکرام اور تواضع کے لئے ہم سب کو حکم دیا اور سب نے اس کی تعمیل کی اس نے مباحثہ وغیرہ تو کوئی نہ کیا اور چپکے سے چل دیا۔

(سیرۃ مسیح موعود ص160)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 24 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	بچوں کا پروگرام
1-40 a.m	مجلس سوال وجواب
2-40 a.m	خطبہ جمعہ
3-50 a.m	اردو ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	بچوں کا پروگرام
8-00 a.m	مشاعرہ
9-30 a.m	کوئز۔ انوار العلوم
9-55 a.m	مجلس سوال وجواب
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-00 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	حکایات شیریں
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	بچوں کا پروگرام
4-40 p.m	کوئز انوار العلوم
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	بستان واقفین نو
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 25 جنوری 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	بستان واقفین نو
3-10 a.m	مجلس سوال وجواب
4-20 a.m	مشاعرہ
4-40 a.m	حکایات شیریں
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	تقریر۔
8-10 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
9-40 a.m	بستان واقفین نو
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سپینش سروس
1-40 p.m	سوال وجواب
2-40 p.m	کوئز تاریخ احمدیت
3-40 p.m	انڈونیشین سروس
4-35 p.m	تقریر۔
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
7-05 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن واقفین نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 26 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	بستان واقفین نو
2-10 a.m	سوال وجواب انگریزی
3-10 a.m	تقریر
3-50 a.m	سوال وجواب اردو
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-40 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
8-30 a.m	فرانسیسی سروس
9-30 a.m	کوئز۔ خطبات امام
10-10 a.m	گلشن واقفین نو
11-10 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سیکھئے
1-00 p.m	چائنیز سروس
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	کوئز۔ خطبات امام
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	زندہ لوگ
4-40 p.m	تقریر
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

تمام افراد تحریک میں شامل ہوں

تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے

''کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جس کے سارے کے سارے افراد تحریک میں شامل نہ ہوں۔''

(المصلح 13.1.54)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دسمبر کے مہینہ میں برپا ہونے والے جلسے اور ان کی یاد

سیدنا حضرت مسیح موعود نے دسمبر 1891ء میں جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا اور اس مہینہ کو چار چاند لگا دیئے

عبدالسمیع نون صاحب

انیسویں صدی کا آخری عشرہ تھا کہ سیدنا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم نے اللہ خبیر و حکیم سے خبر پا کر ماہ دسمبر کو ایسی ضو بخشی کہ اسے رہتی دنیا تک عیسوی کیلنڈر کے مہینوں میں ممتاز کر دیا۔ یہ تو ہم نے سن رکھا تھا کہ کسی محبوب خدا نے کسی مقام کو برکت بخش دی۔ جہاں اس نے چند دن قیام کیا۔ بلکہ اس رہگذر کو بھی مبارک بنا دیا جہاں سے وہ اللہ کا بندہ کبھی گذرا۔ مگر سیدنا میرزائے قادیانی نے 1891ء میں یہ اعلان فرما کر دسمبر کے مہینے کو گویا چار چاند لگا دیئے۔ کہ اس آخری عشرے میں ایک للٰہی اجتماع ہوگا۔ اور فرمایا کہ اس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ چنانچہ پہلا سالانہ اجتماع 1891ء دسمبر کے آخری ہفتے میں منعقد ہوا جس میں 75 خوش بخت اشخاص نے شرکت کی۔

حضور کے اس فرمان سے دسمبر کی کیسی بلند شان ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے جو خیر الماکرین بھی ہے۔ خود اس اجتماع کو آخری عشرہ دسمبر میں مقرر فرما کر اسے مبشر بنا دیا۔ سوچتا ہوں کہ جاڑے کے موسم کی شدت کے مہینے کا انتخاب خیر الماکرین اور حکیم و علیم آسمانی آقا نے خود کیا گو لوگ باگ سردیوں میں گھروں میں دبکے رہتے ہیں۔ بچوں اور بوڑھوں کو تو لحافوں میں مقید رہنا پڑتا ہے۔ جوان بھی شدت کی اس سردی کی تاب کب رکھتے ہیں۔ جو دسمبر کے آخر میں پڑتی ہے۔ مگر رب العرش الکریم نے ان ساری دقتوں اور رکاوٹوں کے باوجود حکم دیا کہ قادیان میں اکٹھے ہو جاؤ۔ تو وہ مالک الملک جانتا تھا کہ ناقوس بجانیوالے کو خود اس نے کیا کیا طاقتیں اور سعادتیں اور برکتیں ارزانی فرمائی تھیں۔ اور جب اس کی جماعت اس کی نفیری کی آوازیں سنیں گی تو اسے موسم کی شدت اور اس میں لگنے والی بیماریاں اور کمزوریاں سب بھول جائینگی اور ہر خطرے سے بے پرواہ ہو کر کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بوڑھے اور کیا بچے سبھی دیوانہ وار اس آسمانی دعوت پر خوشی سے جھومتے ہوئے اور رقصاں اور فرحاں آ پہنچیں گے اور ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی۔ اور باقی رہیں موسم سرما کی علالتیں اور بچوں اور کمزوروں کو لاحق ہونیوالے خطرات تو اوّل تو ان دیوانوں کو تو ان کا کچھ ہوش ہی نہیں رہے گا۔ کبھی دیوانے بھی ایسی رکاوٹوں کے روکنے سے رکے ہیں۔ اور ادھر حی و قیوم کی طرف سے بلاوا ہو تو شفاؤں اور صحت مندیوں کا انوکھا اور انمول بندوبست بھی تو ہوگا۔ گویا یہ تو سارا انتظام شافی و کافی رب کریم کی طرف سے ہے۔ پھر ڈر کاہے کا۔ مجھے وہ حق و صداقت پر مبنی واقعہ نہیں بھولتا۔ کہ جب کپورتھلہ کا مسیح و مہدی کا ایک جان نثار جلسہ سالانہ کے دنوں میں تیز بخار میں مبتلا تھا جب جلسہ پر کپورتھلہ کے لوگ جانے لگے۔ تو اس سے رہا نہ گیا اور اس نے کہا کہ میرا لحاف گاڑی میں ڈال کر مجھے اس میں گھس جانے دو۔ یہی میرا علاج ہے اللہ کے دیوانے تو موت سے بھی بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ بخیریت جلسہ سالانہ کی آسمانی نعماء سے سیر شکمی کے بعد گھر کو لوٹے۔

اس گروہ عاشقاں کو یقین تھا بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں نت نئے نشانات اور معجزات دکھا دکھا کر ان کے اس یقین کو حق الیقین میں تبدیل کرتا رہتا تھا کہ زندگی بھی اسی کی عطا ہے۔ اور موت بھی اگر اس کی راہ میں آئے تو عین حیات۔ باقی رہی موسمی بیماریاں یہ سب اسی کے حکم سے آتی ہیں اور وہی رفع کرنے والا ہے۔ پھر سردی کی شدت سے کیا ڈرنا۔

ہمیں زمانے کے موسموں سے گزند کیسے پہنچ سکے گا
کہ ہم کسی عرش آشنا کی دعائے شام و سحر ہیں یارو

اور اللہ کی طرف سے آنیوالا منادی کرنے والا کھلی بانہوں سے استقبال کرنے کے لئے راہ میں کھڑا ہو تو سب تھکاوٹیں اور کوفتیں کافور ہو جاتی تھیں۔ اور منادی کا اپنا یہ حال کہ مہمان زیادہ آ گئے تو آپ نے گھر سے سارے بستر بھجوا دیئے۔ صرف ایک اپنے لئے رضائی اور ایک "میاں محمود" کے لئے پھر اور مہمان آ گئے۔ تو میاں محمود کو اپنے چغے میں لپیٹ کر سلا دیا۔ اور ایک لحاف جو بچا تھا وہ بھی باہر سے آواز آنے پر کہ "ایک مہمان کے لئے بستر نہیں ہے"۔ اپنا بستر بھی دے دیا کسی نے پہچان لیا کہ یہ تو حضور کا اپنا بستر ہے معذرت کی گئی تو کمال بے نیازی اور وقار اور عظمت سے فرمایا کہ محمود میرے چغے میں سو گیا ہے۔ اور خود سخت سرد رات میں حضور بغلوں میں ہاتھ دبائے بیٹھے تھے فرمایا مجھے نیند بھی کم ہی آتی ہے۔ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو میری خیر ہے۔ جب اس نظارے کو چشم تصور سے یخ بستہ رات میں دیکھتا ہوں۔ اور اکثر دیکھتا ہوں اور کانوں میں حضور کی مبارک آواز آتی ہے جو 110 سال گزرنے کے باوجود گویا فضاؤں میں رس گھول رہی ہے۔ تو اس پاک اور بے نفس اور مطہر وجود پر جان کا حقیر سا تحفہ اس کے قدموں میں نچھاور ہونے کی ایک تمنا ایک تڑپ کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ مگر خیال آتا ہے۔ کہ میری کیا قیمت اور میری جان کس کام کی۔ آقا کے اس جذبہ خدام پروری اور ایثار پر سینکڑوں جانیں فدا ہوں تو شاید یہ بھی کافی نہ ہو۔ آقا اگر ایسا ہو تو خدام کیوں چھوٹی چھوٹی تکالیف برداشت کرنے کو تیار نہ ہوں۔

سرما کی ایک طویل رات کسقدر تکلیف میں میرے آقائے نامدار نے گزاری مگر قیامت تک ایسا قابل صد رشک نمونہ اپنے غلاموں کے لئے بلکہ ساری انسانیت کے لئے چھوڑ گئے۔ جو روشنی اور نور کا ایک مینار ہے رب حکیم نے اس دسمبر کے آخری عشرے میں جلسہ سالانہ کن کن سعادتوں اور برکتوں اور حکمتوں کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ اس کو وہی جانے مگر ہم نے صغر سنی میں طویل سفر کر کے اس میں شمولیت اختیار کرنا شروع کی۔

پھر اپنے کمسن بچوں کے ساتھ بھی اور پھر اب کی کہنگی کی عمر میں بھی شرکت کی سعادت پائی۔ کبھی کسی تکلیف یا بیماری نے ہماری راہ نہ روکی اور آسمانی آقا نے ہر ابتلا سے محفوظ رکھا۔ یہ اس کا بے پایاں فیض تھا۔ راقم کو تو گویا جلسہ سالانہ میں شمولیت کی عادت حسنہ گھٹی میں پڑی تھی۔ میں ابھی طفلک ہی تھا کہ میرے ابا جو رفیق مسیح موعود تھے۔ انگلی پکڑ کر جلسہ پر لے جاتے کچھ سمجھ آئے نہ آئے وہ نظارے آنکھوں کو بہت بھاتے تھے۔ اور اک نے ذرا کروٹ لی۔ اور شعور نے کچھ ہوش سنبھالی تو قدسیوں کے اس اجتماع نے پورے زور کے ساتھ اپنی طرف کھینچنا شروع کیا پھر تو 1933ء سے 1983ء تک پوری نصف صدی کا عرصہ ایک گونہ مستی میں گذرا۔ پھر ہر دسمبر کئی ایسے روح پرور واقعات اور قلب و جان کو صیقل کرنیوالے مشاہدات لاتا۔ جو گویا دل کو شکنجے میں جکڑ لیتے۔

حضرت مصلح موعود کی جوانی کا عالم اور گھنٹوں کی تقریریں کھلے آسمان کے نیچے، شدت سردی میں کافی رات گذرنے تک بیٹھنا، مگر اکتاہٹ کا تو کیا سوال، ہر شخص ایسا بادہ مست ہوتا کہ زبان حال سے پکارتا کہ۔

پلائے تو اگر مجھ کو تو میں اتنی پیوں ساقی
رہوں تا حشر قدموں میں ترے میں سرنگوں ساقی

دو تین مرتبہ تقسیم ملک کے بعد لاہور میں یہ شراب ناب تقسیم ہوتی رہی۔ اور دیوانے بھر بھر جام پیتے رہے اور پھر ربوہ میں خود حضرت صاحب بھی جب کچے گھروں میں رہتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں جن پر گھاس پھونس ڈال کر سردی سے بچاؤ کا کچھ عارضی سا انتظام جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کے لئے کیا گیا تھا۔

وہ عجیب دیوانوں کی بستی بس جاتی تھی۔ اور اس دور کے ہمارے مرشد و مطاع نے کسی غیبی تحریک کے تحت حکم دیا۔ کہ ان جھونپڑیوں میں زیادہ سے زیادہ لوگ تکبیریں بلند کریں تا اس ویرانے میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے نعرے اتنے زور سے اور اتنی کثیر تعداد میں بلند ہوں کہ خدائے عرش کو ان بے نواؤں اور بیکسوں پر ترس آئے۔ کہ اس مظلوم جماعت کا ہر فرد مجھی پر کامل توکل کئے ہوئے ہے۔ اور صرف میں ہی ان کا واحد سہارا ہوں۔ ان کی ساری مشکلات رفع کر دونگا اور ہر مراد جو ان کے لئے مفید ہوگی انہیں عطا کرونگا۔

پھر کچھ سال بعد 1953ء میں سیر روحانی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے جب نوبت خانوں کا ذکر کیا تو اس ضمن میں پھر "ندا" کا نہایت عارفانہ انداز میں ذکر کیا۔ اور وہ بیان اتنا دلفریب اور دلربا تھا کہ "صداء الٰہی کی حکمت اور اس کے معانی کی وسعتوں کا ایسے انوکھے طریق پر ذکر فرمایا کہ پوری نصف صدی گزر جانے کے باوجود وہ لمحات جن میں شرکاء جلسہ نے اس طرح محسوس کیا تھا کہ وہ عالی مقام اور محبوب الٰہی مقرر زمین سے آسمان کی طرف گویا پرواز کر گیا ہے اور ہم جو سراسر زمینی مخلوق تھے ہمیں بھی ساتھ ہی کہیں اڑا کر لے گیا ہے۔

اے کاش زندگی میں وہ شہد گھڑیاں ایک بار تو دوبارہ آئیں۔ گو حضور کے مبارک الفاظ اور آواز محفوظ ہیں وہ مبارک وجود اور خدا نما چہرہ اور دسمبر کی سخت سرد شام کے ماحول میں وہ مسحور کن آواز گویا قُم باذن اللہ کی صدا بن چکی تھی۔ بہت لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے اس نظارہ کو دیکھا انہیں وہ بھول نہیں سکتا۔ اس کے کیف اور علمی اور روحانی مائدے کی لذت کو وہی جانتے ہیں جنہوں نے 28 دسمبر 1953ء کی شام کو اسے چکھا تھا۔ مگر یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ نداء نماز کا ایسا عارفانہ بیان نہ دیکھا نہ سنا نہ آئندہ کوئی مائی کا لال اس طرح بیان کر سکے گا۔ ذکر ہو اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اور محمد رسول اللہ کی رسالت کا۔ اور پھر نماز کے لئے بلانے اور رویت الٰہی سے فیضیاب ہونیکا اور بیان کر

رہے ہیں وہ موعود فرزند جس کی صفات حسنہ اور بلند علمی اور روحانی مرتبے کا مفصل نقشہ عالم الغیب والشہادہ نے اس کی مبارک پیدائش سے بھی تین سال پہلے کھینچ کر واضح کر دیا تھا کہ اس کا آنا اللہ تعالیٰ علیم وقدیر کا گویا آسمان سے نازل ہونا ہے۔ دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ اس کا موازنہ کرنا کور ذوقی اور ناسمجھی کی دلیل ہے۔ میں نے حضور کے خطاب اور تقاریر اپنے بچپن سے لے کر عمر کے ڈھلنے تک سنی ہیں۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تو چند تقاریر ہی سننے کی سعادت پائی۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ان دونوں بھائیوں کے بیان میں جونہی ان کے اور ہمارے سید ومولیٰ حضرت رسول کریم کا ذکر آیا تو یہ دونوں بھائی اپنے آپ میں نہیں رہتے تھے بلکہ یہ تو گویا مقدس دربار میں حاضر ہو جاتے اور بڑے ادب کے ساتھ اور کمال محبت کے ساتھ اور بے مثال فریفتگی کے ساتھ اپنی آبرو اور جان ومال کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ الغرض یہ دونوں ہم سے دور کہیں بہت دور یہ عشق رسولؐ کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتے تھے جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد 1948ء میں حضور نے لاہور کے جلسہ سالانہ میں جو غالباً مارچ کے مہینے میں منعقد ہوا تھا۔ دنیا کے بادشاہوں کے درباروں کا تذکرہ فرماتے ہوئے ایک ''عظیم الشان دربار'' کا ذکر یوں کیا تھا۔

''غرض یہ کیسا عظیم الشان دربار ہے کہ اس میں بادشاہ کی طرف سے اپنے درباری کو جو انعام دیا گیا وہ دنیا کی شدید مخالفت کے باوجود قائم رہا قائم ہے۔ اور قائم رہے گا۔ حکومتیں اس روحانی گورنر جنرل کے مقابلہ میں کھڑی ہوئیں تو وہ مٹا دی گئیں سلطنتوں نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا تو وہ تہہ وبالا کر دی گئیں۔ بڑے بڑے جابر بادشاہوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ تو مچھر کی طرح مسل دیئے گئے۔ کیونکہ اس دربار خاص کا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے مقرر کردہ گورنر جنرل (یعنی سیدنا حضرت رسول عربیؐ) کی کوئی ہتک کرے۔ یا اس کے پہنائے ہوئے جبہ کو کوئی اتارنے کی کوشش کرے۔ وہ اپنے درباریوں کے لئے بڑا غیور ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اس درباری کے لئے غیرت مند ہے۔ جس کا مبارک نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس پر خدا کی لاکھوں برکتیں اور کروڑوں سلام ہوں۔

جلسہ سالانہ قادیان اور پھر لاہور اور ربوہ میں تاریخی روحانی نظارے دیکھے جن سب کا بیان تو ممکن نہیں وہ تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ مجھ میں نہ ہمت ہے نہ طاقت کہ میں 1953ء کے جلسہ سالانہ کے آخری دن کی حضرت مصلح موعود کی تقریر کا ایک حصہ یہاں درج نہ کروں جس نے حضور کے غلاموں اور چاکروں کو بھی گویا عالم لاہوت کی سیر کرا دی تھی۔ جنہوں نے وہ نظارہ دیکھا تھا۔ اور سنا تھا وہ آج پھر میرے ساتھ 28 دسمبر 1953ء کی شام کو یاد کریں جس کی تشبیہ حضور دنیاوی بادشاہتوں کے ''نوبت خانوں'' سے دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور دوستو اور بزرگو سنو کہ کس وقار اور عظمت سے عرش کی باتیں اپنے چاکروں کو سناتے اور سمجھاتے ہیں۔ یہاں ندائے نماز کو ''آسمانی نوبت خانہ'' قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''مگر افسوس کہ اس نوبت خانے کو آخر........ نے خاموش کر دیا اور یہ چند مرثیہ خانوں کی آواز بن کر رہ گیا اور اس نوبت کے بجنے پر جو سپاہی جمع ہوا کرتے تھے۔ وہ کروڑوں سے دسیوں پر آ گئے۔ اور ان میں سے بھی 99 فیصدی رسماً اٹھک بیٹھک کر کے چلے جاتے تھے۔ اس نوبت خانے کی آواز کا رعب جاتا رہا........ کا سایہ کھینچنے لگ گیا۔ خدا کی حکومت پھر آسمان پر چلی گئی۔ اور دنیا پھر شیطان کے قبضے میں دیدی گئی۔ اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانے کی خدمت سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازوں تمہارے نعرۂ تکبیر اور نعرہ شہادت وتوحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے۔ اور پھر خدا کی بادشاہت زمین پر قائم ہو جائے۔

اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔

.... پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں عزت پاؤ''

سیدنا فاتح الدین کا دور بحرانوں کا دور تھا۔ مگر وہ ہمارا امام بڑے جگرے والا اور وسیع دل والا تھا وہ مرد بحران کامیاب وکامران اپنا سترہ سالہ دور خلافت گزار کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گیا۔ 1982ء میں سیدنا حضرت میرزا طاہر احمد صاحب کا وجود تو گویا ہو بہو اپنے جلیل القدر باپ کا عکس تھا۔ وہ زمانہ جماعت کے لئے بڑے دکھوں اور رکاوٹوں اور پابندیوں کا زمانہ تھا۔ ایک دسمبر 1982ء میں آپ کے زمانے میں آیا اور ایک دسمبر 1983ء میں جب حضور کی معرکۃ الآراء نظم دسمبر کے جلسہ سالانہ کے سٹیج پر پڑھی گئی۔

الغرض دسمبر کے مہینے میں کیا کیا نعماء روحانی ملیں۔ اور کن کن وجد آفرین کیفیتوں سے دسمبر میں ہم گذرے یہ بڑا طویل مگر جان سے عزیز قصہ ہے۔ دسمبر کا مہینہ شروع ہوتا تو ہمارے دل ودماغ میں ایک ارتعاش شروع ہو جاتا تھا۔ جس کا Climax آخری عشرے میں نصیب ہوتا عجیب دیوانگی اور وارفتگی کے عالم میں ہمارے شب وروز گزرتے نہ سردی کی شدت کا کچھ خوف نہ سفر کی تکلیف کا کوئی احساس ایک ہی تمنا ہوتی تھی اور ایک ہی آرزو کہ یہ میخانہ آباد رہے اور ساقی بھر بھر کر جام ہمیں پلاتا رہے۔ اور ہم اسی مستی میں اپنی زندگی گزار دیں۔

مگر دشمن کو ہماری اس خوش نصیبی پر کب چین آ سکتا تھا اس نے ہم سے یہ نعمت بھی طاقت کے زور پر چھین لینے کے منصوبے بنائے بلکہ خلافت احمدیہ سے ہی محروم کر دینے کی سکیمیں الحذر والامان ہم تو جیتے جی مر جاتے۔ مگر اللہ حی وقیوم بھی تو ہے اسی نے اس سارے معاملے کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے۔ اور دشمن کے ہر ناپاک منصوبے اور متوقع حملے سے بچا کر انعامات آسمانی کی ایسی بارش ہم پر نازل فرمائی جس نے ہمارے جھلسے ہوئے جسم وجان کو پھر طراوت بخشی اور نیم جانوں کو پھر نئی زندگی عطا کر دی۔ اور پہلے سے بہت بڑھ کر کامیابیاں عطا کیں کہ بجائے ایک ماہ دسمبر کے ہر روز ہمارے لئے ایک لحاظ سے بلکہ کئی لحاظ سے ''دسمبر'' بن گیا اور ہمارے آقا اپنی ساری خداداد رعنائیوں اور دلداریوں اور خداداد علم ومعرفت کے ساتھ ہر روز قادیان اور ربوہ میں ہی نہیں ہر ملک میں ہر شہر میں ہر گھر میں دن بھی اور رات بھی نازل ہونا شروع ہوئے اور دلآویز دلکش اور روح پرور بیانات اور تقاریر سے ہمارے گھروں میں تشریف لاتے۔

اے جاتے ہوئے وقت خدا حافظ و ناصر
اے لحہ موجود تیری دور بلائیں

سیدنا ومحبوبنا حضرت میرزا طاہر احمد صاحب اپنی وفات کے بعد چوہدری عبدالرشید صاحب برادر اصغر جناب چوہدری ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو خواب میں ملے۔ اور انہیں فرمایا کہ چوہدری صاحب آپ میری زندگی میں سوال کیا کرتے تھے کہ کافر تو ''مکر'' کرتے ہیں۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اللہ کیسے ''مکر'' کرتا ہے۔ تو حضور نے خواب میں انہیں فرمایا کہ میری وفات سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی تمہیں سمجھ آ گئی ہوگی۔ مجھے کیسے بیماری آئی اور اتنی شدید کہ ڈاکٹروں کے نزدیک بچنا محال تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے جلد جلد شفا عطا فرما دی۔ اور جب مکمل صحت ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ یہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی تدبیر جسے ''مکر اللہ'' کہتے ہیں۔

غالباً ابھی ایم ٹی اے کی نشریات شروع نہیں ہوئی تھیں کہ ایک شاعر نے دسمبر کی یاد میں یہ شعر کہا تھا:

دسمبر جو کہ تیرے بام پہ آنے کا موسم تھا
اسے بھی اب مہکنا اور مہکانا نہیں آتا

اب تو ہر ماہ ماہ دسمبر ہے بلکہ ہر روز ہم دسمبر کے مزے لوٹتے ہیں۔ قربان جاؤں عالم الغیب مالک حقیقی کے اس احسان عظیم پر جس نے یہ سارے مراحل طے کر دیئے۔ ورنہ یہ عشق کے مارے کہاں جاتے اس نے ترس کھایا۔ فالحمد للہ مگر پھر بھی دسمبر کے گزرے لمحات یاد رہتے ہیں یہ دور نارسائی ہے یہ بے چارگی کی ایک کیفیت ہے۔

وہ پھول بدن مہکا مہکا وہ حسن مجسم سرتاپا
اک نشہ سا طاری رہتا ہے بیتے لمحات کی یادوں کا

مگر عشق ومحبت کی دنیا الگ ہے اس میں جینے کے انداز بھی نرالے اور مرنے کی گھڑیاں بھی انوکھی پاکستان اور برطانیہ میں قریباً ساڑھے چار ہزار میل کی مسافت ہے۔ عاشق اپنے معشوق کو اتنی دور بیٹھا دیکھ کر کب چین پا سکتا ہے۔ وہ تو ہر دم چاہتا ہے کہ میرا محبوب میرے روبرو ہو۔ رشید قیصرانی کا یہ شعر میری اور آپ عشاق کی ترجمانی کر رہا ہے۔

میرے شہر جان کے یوسف کوئی بھیج اب نشانی
تیری راہ تکتے تکتے میری آنکھ بجھ گئی ہے

آخر انہی ملاقاتوں اور ورشتوں کے باوجود جو ایم ٹی اے کے ذریعہ ہمیں نصیب ہو رہی تھیں اور اپنے آقا کے دور مقام پر جبری سکونت اختیار کرنے اور عشاق کے ہجر کی سوزش کے ملے جلے ماحول میں ہم زندگی کے شب وروز کاٹ رہے تھے بجا کہ ہماری بہت ساری محرومیوں کا مداوا ایم ٹی اے کے صدقے ہو چکا تھا۔ مگر عاشق معشوق کے بدنی قرب کا بھی تو آرزومند ہوتا ہے اور اسے اس معطر لمس جسمانی کی بھی تو خواہش ہوتی ہے۔

مگر سوچتا ہوں کہ ان دونوں حالتوں کو ملا کر اللہ تعالیٰ نے ہمارا بھی مداوا کر دیا کہ یہ غریب بیس سال تک کیسے روحانی فاقہ زدگی کا عرصہ گزار سکتے ہیں۔ اور مظلومیت اور بے بسی کا عالم کہ وہ بھی گویا اللہ کے بندوں کا ایک سنگھار ہوتا ہے اور اس میں بھی ایک مزہ ہوتا ہے مگر وہی جانتے ہیں جو ان حالات سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بھی اپنی جگہ قائم ایم ٹی اے کی ساری برکات اور اللہ تعالیٰ کے سارے تفضلات کے باوجود وہ عاشق کیا جو پھر بھی تڑپتا نہ رہے۔ وہ تو بسمل کی صورت تڑپتا اور کہتا ہے کہ

مری جنت تو یہ تھی میں ترے سائے تلے رہتا
رواں دل میں مرے عرفان بے پایاں کی جو ہوتی
تسلی پا گیا تو کس طرح تب لطف تھا سالک
کہ آنکھیں چار ہوتیں اور باہم گفتگو ہوتی

میں اس احوال کے بیان پر ناشکرا نہیں دل سے اللہ کے بے پایاں احسانات کا تر آنکھوں سے شکر بجا لاتا ہوں۔ مگر عشق ووفا کے کچھ اور تقاضے ہوتے ہیں۔ اور اس سب کچھ کے باوجود حالت یہ ہے کہ

نیک و بد کا نہیں مجھے کچھ ہوش
سر میں ہر دم خمار رہتا ہے
تیرے عاشق کا کیا بتائیں حال
رات دن اشکبار رہتا ہے

غرض اسی حال میں 20 دسمبر گزر گئے ادھر عشاق دل گرفتہ اور پریشان حال ادھر معشوق بھی غریب الوطنی میں کب خورسند تھا اپنے عاشقوں کے حال سے بخوبی آگاہ تھا اور ... جیسا کبھی پیار بھرے ... کر سلام بھیجتا اور کہتا

دیار مغرب سے جانے والو دیار مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

کبھی یوں اپنے دل کی حالت کا اظہار کرتا ؏

اگ نہیں کوئی ذات میری تمہیں تو ہو کائنات میری

کبھی اپنے خدام کے ساتھ یگانگت کا یوں ذکر فرماتے ہیں

اے میرے سانسوں میں بسنے والو
بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق
رہے گا قائم مدام کہنا

غرض یہ عشق ووفا کے نہ بھولنے والے دردناک قصے چلتے رہے۔ جب علیم وخبیر مالک نے دیکھا کہ اس کا قلب نازک اب مزید ہجر کی سوزش کو برداشت نہیں کر سکتا تو اس معالج حقیقی نے اس کا یہ مداوا کیا کہ اسے اپنی گود میں ہی بٹھا لیا۔ اور وہ ہر قسم کی تپش اور ہجر کی یورشوں سے محفوظ ہو گیا اور ہم اس مجسم عشق ووفا اور ایثار سے بچھڑ گئے۔ اب کبھی ایم ٹی اے کی سکرین پر زیارت ہوتی ہے تو برستی آنکھوں سے اس کا استقبال کرتا اور کبھی اگر قسمت یاوری کرے اور خواب میں ملاقات ہو جائے تو وہ دن بلکہ وہ سارا مہینہ اسی خمار میں گزرتا ہے مگر ۔

ہر شب اسی امید میں سوتا ہوں دوستو
شاید ہو وصل یار میسر مگر کہاں

20 دسمبروں کی مجبوری کے دوران مرکز والے درخواستیں دیتے اور کوششیں کرتے رہے کہ یہ دسمبر کا آخری عشرہ تو صرف احمدیت کے ساتھ ہی ایک صدی سے منسوب ہے۔ ہمیں اکٹھا ہونیکی اجازت دی جائے وہ تو خیر"نہ" ہی ہوتی رہی۔ زخمی دلوں اور بہتے آنسوؤں پر کسی کو ترس نہ آتا تھا نہ آیا مگر میں دل ہی دل میں ہمیشہ یہ سوچتا رہتا تھا کہ اگر بفرض محال اکٹھے ہونے کی اجازت مل بھی جائے تو اپنا کیا حال ہو گا بارات ایک جگہ جمع ہو بھی جائے تو دولہا کے بغیر اس بارات کی حالت معلوم۔

پھر قیامت کا نمونہ 19 / اپریل کا دن آ گیا اور ہم اس روز ایسا تڑپے کہ کوئی بسمل نیم جان بھی ہماری حالت دیکھتا تو اسے بھی رحم آتا۔ مگر اس حالت میں رحیم وکریم رب نے ہمیں زیادہ دیر تک معلق نہ رکھا اور عرش سے ہماری دلجوئی اور دلداری اور غم خواری کرتے ہوئے ایک متبادل انتظام کر دیا وہ علیم وخبیر اور باوفا آقا ہے۔ اسے اپنے ناتواں اور کمزور بندوں پر ترس آیا اور گویا آسمان سے پھر ایک آواز گونجی کہ ہم تمہاری افسردگیوں کو مسرتوں میں تبدیل کر دیتے ہیں اور محرومیوں کو ایک بار پھر ختم کر دیتے ہیں پھر خوش ہو جاؤ۔ اور مسرور ہو جاؤ۔ کہ تمہاری تقدیر تو ہم بنانے والے ہیں پھر ایک جوان رعنا اس نے ہمیں عطا کیا اور ہمارے زخموں پر پھر سماوی مرہم کا پھاہا رکھا اور ہم نے چند دنوں اور چند مہینوں میں دیکھا کہ وہ ہمارا محبوب مسیح مہدی کا راج دلارا بار وہی ایثار و محبت اور وفاؤں کا پیکر ایک نئی تجلی میں ظاہر ہوا اور ہم نے دیکھا کہ

چپکے چپکے شباب ان پہ آ ہی گیا
رفتہ رفتہ زمیں آسماں ہو گئی
اس طرف حسن میں اک اضافہ ہوا
اس طرف اک تمنا جواں ہو گئی

وہ جو پہلے بھی ہمیں پیارا تھا اب تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر پر تاج خلافت سجا دیا اب تو ہمیں جان سے عزیز ہے اور ہمارا مطاع ومقتداء اور واجب الاطاعت امام ہے ادھر اس کی محبوبیت میں اضافہ ہو گیا ادھر عشاق کے عشق ومحبت میں وارفتگی دیوانگی کی حدوں کو پھلانگنے لگی۔

پون صدی کے دسمبروں کے ساتھ ایک اور شیریں یاد ہمیں تڑپاتی ہے اس کو کسی صورت دسمبروں کے عشرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ حضرت ثاقب زیروی کی یاد ہے وہ ایک بے مثل درویش تھا وہ ایک دیوانہ تھا وہی جنس جو حضرت مصلح موعود نے اللہ سے مانگی تھی کہ مجھے تو بہت کام کرنا ہے کوئی عاقل میری مدد نہیں کر سکتا مجھے تو دو دیوانے عطا ہوں تو میرا مقصود پورا ہو۔ پھر برادرم حافظ مسعود احمد صاحب کیسے بھول سکتے ہیں جو ہمیشہ دسمبر کے اجلاس میں تلاوت کرتے جن کے لحن میں نایاب ندرت اور حلاوت ہوتی تھی قرآن کریم کے معانی سے واقف تھے اس لئے جب آیات قرآنی پڑھتے تو ایک سماں بندھ جاتا تھا اور خود بھی جھوم رہے ہوتے تھے اور سامعین پر بھی ایک کیفیت طاری ہوتی تھی اب ان مناظر کو نگاہیں ترستی ہیں۔

بہر حال اے دسمبر کے مبارک مہینے ہم تجھے بھول نہیں سکتے۔ اور ہم ناشکرے نہیں ہیں کہ ان انوار اور انعامات سماوی کو فراموش کر دیں جو تیرے آخری عشرے میں ہم پر صدی بھر نازل ہوتے رہے۔ مگر منعم علیہ گروہ کے حاسدوں کا پیدا ہونا۔ اور حسد کی آگ میں جلنا اور کوئلے اور راکھ بننا بھی مقدر تھا۔ جب شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے ماتحت اپنے کام میں مصروف اور شفاء للناس بنانے میں دن رات محنت کر رہی تھیں تو ظالم صیاد ان پر حملہ آور ہوا اور انہیں تتر بتر کرنیکی سازش کی۔ مگر وہ تو اوحی الی النحل کے آسمانی فرمان کے مطابق مفوضہ فرائض کو ترک نہیں کر سکتی تھیں اور انہوں نے اس پہلے چھتے کی بربادی کا کوئی نوحہ نہ کیا نہ انہوں نے ہمت ہاری اور پھر وہ نئے مقام پر اسی طرح شہد بنانے میں جت گئیں۔ اور پہلے سے بڑھ کر انہیں کامیابیاں ہوئیں۔

دسمبر کے آخری چند دنوں کے کئی مقرر میری یادداشتوں کی سکرین پر ایسے جم کر کھڑے ہیں کہ عرصہ دراز انہیں فوت ہوئے بھی گزر گیا مگر ان کی رعنائیاں اور رعب دار گرج اور ان کے مضمونوں کی بوقلمونی کے مناظر اس طرح آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں۔ جیسے کل کی بات ہو حتی کہ ان کی تقریروں کے کئی مضامین اور ان میں بیان ہونیوالے نادر نکات اب بھی یاد ہیں خالد احمدیت ملک عبدالرحمان صاحب خادم کو جوان عمری میں ان کے خالق ومالک نے بلا لیا۔ مگر ان کے دو معرکۃ الآراء لیکچر ایک 1953ء کی تحقیقاتی عدالت میں "ختم نبوت" کے موضوع پر اور دوسرا لیکچر ربوہ کے سٹیج پر میرے حافظے کے گلدان میں خوشگوار یادوں کی طرح مہک رہے ہیں۔ اور بھی بہت سی تقریریں ہیں جنہوں نے مجھ پر بے حد اثر کیا۔ گویا جادو ہی کر دیا مگر یہاں کس کس کے ذکر کی گنجائش ہے۔

میرا وجدان گواہی دیتا ہے۔ گو آج اسے ایک دیوانے کی بڑ ہی قرار دیا جائے کہ گو یورپ میں حضرت صاحب کے قیام کی برکات کا تو شمار نہیں وہ کسی شمار کرنیوالی مشین کی گنتی سے بھی باہر ہیں مگر مرکز ربوہ میں دسمبر کا مہینہ پھر آئے گا۔ اور پھر یہاں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے ناقوس بجیں گے۔ اور پھر عشاق دیوانہ وار دور ونزدیک سے اس مرکز میں جمع ہونگے۔ جو سیدنا حضرت مصلح موعود نے بڑی تمناؤں اور بڑی رقت آمیز دعاؤں سے آباد کیا تھا۔ قادیان میں تو اب بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ اور تا ابد ہوتا رہے گا۔ ہمیں کلر شور زمین سے اٹھتی ہوئی حضرت مصلح موعود کی آہ وزاری یاد ہے۔ وہ رائیگاں نہیں جائیگی اور مرکز ہمیشہ مرکز ہی رہیگا۔ ناموں کی تبدیلی سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا کہ ایک اولوالعزم محبوب خدا نے اس کی بنیاد خود رکھی تھی۔ یہ تسلیم کہ درج ذیل جذبات مرکز اوّل کے بارہ میں حضرت ثاقب زیروی کے تھے مگر یہی مرکز ثانی پر بھی صادق آتے ہیں کہ

فردوس کو تیری بہاروں میں بسایا جائے گا
چنگاریوں کو دے کے لو شعلے بنایا جائے گا
اقصائے عالم میں تیرا ہی گیت گایا جائے گا
وہ دن نہیں ہیں دور کچھ از فضل رب دو جہاں

اے بھائیو اور بہنوں بجا کہ زمانہ نے ہمیں بہت چرکے لگائے اور ہمارے سینے ظلم وستم سے چھلنی کرنے میں کچھ دریغ نہ کیا مگر ہمیں یہ زخم بھی پیارے ہیں اور ان کے نتیجے میں نکلنے والی کراہ بھی جان جیسی عزیز ہے کہ اس کے باعث قادر مقتدر خدا نے ہم پر انعامات کے بھی در کھول دیئے۔ اور اگر وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور اس کے رحم وکرم سے یہی پختہ امیدیں باندھے بیٹھے ہیں۔ تو پھر یہ سودا گھاٹے کا نہیں ہے۔ بلکہ اس میں نفع ہی نفع ہے ورنہ میری قیاس آرائیوں کی کیا حیثیت ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کا فرمودہ اصول اس سلسلے میں میرا رہنما ہے۔

یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشک چمن اس دن
ہے قادر مطلق یار میرا تم میرے یار کو آنے دو

رمضان احمد طاہر صاحب

سونٹھ کی تاثیر اور فوائد

خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جو برکات عطا فرمائیں ان کا دائرہ دینی علوم ہی نہیں علم ابدان تک پھیلا ہوا نظر آتا ہے چنانچہ حضور اقدس اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں۔

علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے جس کو ھندی میں "سونٹھ" کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔

اس کا مشہور نام "ادرک"، انگریزی نام "جنجر Ginger" گجراتی نام "ادو" بنگالی نام "آدا" سندھی نام "سنڈھ" اور عربی میں زنجبیل کہلانے والی یہ دوا ایک جڑ ہے پتے لمبے اور باریک پھول۔ پھل ندارد۔ تر کو ادرک اور خشک کو سونٹھ کہتے ہیں اس میں ایک سے تین فی صد ہلکا زرد تیل پایا جاتا ہے ہندوستان میں مدراس، ٹراونکور، کوچین، مدنا پور، سورت، بمبئی، کماؤں، رنگ پور وغیرہ میں اس کی بہت پیداوار ہے برآمد کے لحاظ سے چین صف اول میں ہے چین سے آنے والی سنڈھ کوالٹی کے لحاظ سے بھی صف اول کی ہے تازہ ادرک کا مزاج گرم تر درجہ دوئم ہے جبکہ خشک ادرک یعنی سنڈھ مزاج میں گرم خشک درجہ دوئم ہے

1 تا 2 گرام مقدار استعمال ہے۔

ہاضم، ریح کو خارج کرنے والی ہے اس کو اکثر امراض معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ قوت حافظہ بڑھاتی ہے بلغمی مزاجوں کے لئے نہایت مفید ہے مرض سنگرھنی (کھانے کے فوراً بعد اجابت ہونا) میں اس کو گھی میں بھون لیں جلنے نہ دیں اور باریک سفوف تیار کر لیں دن میں تین بار کھلانا فائدہ کرتا ہے۔

جوارش زنجبیل اور معجون زنجبیل اس کے مشہور مرکبات ہیں۔

علاوہ ازیں اس کا مربہ بھی بنایا جاتا ہے جو امراض معدہ میں بہت مفید ہے۔ خارجی طور پر سردی کے دردوں اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے پیدا شدہ دردوں وغیرہ کے لئے تلوں کے تیل یا گھی وغیرہ میں جلا کر مالش کرنا بہت فائدہ مند ہے۔

بھنی ہوئی سنڈھ 1 تولہ میں کھانے والا نمک تین ماشہ ملا کر بطور منجن استعمال کریں دانتوں کو بہت سے تکلیف دہ امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

بعض اطباء خوراک 1 تا 2 گرام کو تھوڑا بڑھا کر اور چند گریاں بادام کا اضافہ کر کے بھگو کر علی الصبح گھوٹ کر شیرہ پلانے کو بہت مفید خیال کرتے ہیں اس طرح گرم وخشک ہونے کے باوجود پرانے بخاروں اور دائمی قبض کے لئے بھی مفید وموثر ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35670 میں عطیۃ اللطیف بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسعود آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 70.250 گرام مالیتی -/54500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ اللطیف بنت بشیر احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مرزا ظفر اقبال وصیت نمبر 21985 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد سلمی وصیت نمبر 31517

مسل نمبر 35671 میں مظفر احمد ولد محمد اقبال قوم سہرانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رکن آباد کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد ولد محمد اقبال رکن آباد کالونی ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال والد موصی

مسل نمبر 35672 میں نذیر احمد ولد بشیر احمد قوم بوڑانہ پیشہ پنشنر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4881 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نذیر احمد ولد بشیر احمد چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالرؤف ولد ملک غلام محمد چک نمبر 35 شمالی سرگودھا گواہ شد نمبر 2 ملک فیض ولد ملک غلام محمد چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا

مسل نمبر 35673 میں شاہد محمود ولد محمود احمد خالد قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد محمود ولد محمود احمد خالد شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 نجیب احمد وصیت نمبر 30675 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خالد والد موصی

مسل نمبر 35674 میں پیر شوکت علی ولد پیر محمد اکبر قوم سید ھاشمی پیشہ فارغ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ اڑھائی مرلے واقع نزد بیت الحمد گولیکی ضلع گجرات مالیتی -/150000 روپے۔ زمین رقبہ 3 کنال واقع موضع گولیکی ضلع گجرات مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر [illegible] بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد پیر شوکت علی ولد پیر محمد اکبر گولیکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 پیر خلیل الرحمان ولد پیر سلطان عالم گولیکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 محمد اصغر وصیت نمبر 23350

مسل نمبر 35675 میں بدر منیر ولد خورشید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والا ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بدر منیر ولد خورشید احمد کبیر والا ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 سہیل ظفر ولد کرامت اللہ ظفر دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35677 میں عبدالباسط ولد عبدالقیوم قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالباسط ولد عبدالقیوم دوالمیال ضلع چکوال گواہ شد نمبر 1 جمشید احمد ملک نذیر احمد دوالمیال ضلع چکوال گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز وصیت نمبر 11217

مسل نمبر 35678 میں محمد اسلم ولد چوہدری احمد دین صاحب قوم جٹ ڈھنڈسہ پیشہ کاشتکاری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 375/TDA احمد آباد ضلع لیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹیلی ویژن مالیتی -/15000 روپے۔ نقد رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم ولد چوہدری احمد دین 375/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد محمود ولد بشیر احمد 368/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد نیر ولد عبدالباقی بھٹی چوبارہ ضلع لیہ

مسل نمبر 35679 میں طارق محمود بٹر ولد ظفر اللہ خان بٹر قوم جٹ پیشہ زراعت و طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع رحمان کالونی رقبہ مالیتی -/450000 روپے کا 1/3 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12500 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق محمود بٹر ولد ظفر اللہ خان بٹر کرتو ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 فضل کریم وصیت نمبر 27554 گواہ شد نمبر 2 فقیر حسین وصیت نمبر 25559

مسل نمبر 35680 میں منیر احمد ولد محمد صدیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3412 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی

1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد ولد محمد صدیق میرا بھڑ کا ضلع میر پور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد ولد لعل دین میرا بھڑ کا ضلع میر پور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط وصیت نمبر 31524

مسل نمبر 35681 میں تسنیم احمد ولد پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال قوم افغانی پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز آباد کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تسنیم احمد ولد پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال پشاور گواہ شد نمبر 1 وقار احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد برادر موصی

مسل نمبر 35682 میں مرزا ناصر الدین مشہود احمد ولد مرزا مقصود احمد قوم مغل پیشہ سرکاری ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زریاب کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2002-8-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار ماڈل 2001ء مالیتی -/450000 روپے۔ کار سوزوکی مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14452 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا ناصر الدین مشہود احمد ولد مرزا مقصود احمد پشاور گواہ شد نمبر 1 سعید احمد قریشی ولد محمد دین قریشی صاحب پشاور گواہ شد نمبر 2 مرزا مقصود احمد والد موصی

مسل نمبر 35683 میں مقصود احمد ولد پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال قوم افغانی پیشہ سرکاری ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز آباد کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد ولد پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال پشاور گواہ شد نمبر 1 وقار احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال والد موصی

مسل نمبر 35684 میں زیب النساء زوجہ مقصود احمد قوم افغانی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز آباد کالونی پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/27000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زیب النساء زوجہ مقصود احمد فیروز آباد کالونی پشاور گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد وصیت نمبر 30041

مسل نمبر 35685 میں حلیمہ بی بی زوجہ محمد شریف قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا ضلع میر آزاد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/75000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حلیمہ بی بی زوجہ محمد شریف میرا بھڑ کا ضلع میر پور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 محمد رحیم الافضل وصیت نمبر 25628 گواہ شد نمبر 2 محمد شریف وصیت نمبر 30873

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم خالد محمود صاحب ابن مکرم صفدر علی صاحب مرحوم ساکن گلشن اقبال کراچی مورخہ 4 جنوری 2004ء 37 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 5 جنوری 2004ء بعد نماز ظہر بیت المبارک ڈرگ روڈ میں مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحوم کی مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ مکرم چوہدری سیف علی صاحب آف میر پور خاص سندھ، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ و انچارج مشنری جرمنی اور مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ حال رحیم یار خان کے بھتیجے تھے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کی 6 سال تک قیادت کے فرائض سر انجام دیئے۔ آپ دو سال تک ناظم اطفال ضلع کراچی رہے اور تا وفات آپ بطور ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم نے اپنے لواحقین میں بیوہ اور تین بچیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند تر فرماتا چلا جائے نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمود احمد خان صاحب (ر) بینک آفیسر لاہور لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے مکرم شعیب محمود احسن صاحب اور مکرمہ عطیہ احسن صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8 جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ''عزیٰ نور'' عطا فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سعادت عبداللہ صاحب مقیم امریکہ کی پہلی نواسی ہے بچی کی درازی عمر اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے سسر مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان مورخہ 13 جنوری 2004ء کو قادیان میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 70 سال تھی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے ان کی نماز جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ قادیان میں پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی صاحبزادہ صاحب موصوف نے کرائی۔ مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں انہوں نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم منیر احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان اور ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب قادیان اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی بلندی درجات و مغفرت اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم رحمت علی صاحب آف کرتو شریف حال دارالنصر حلقہ بیت الاقبال شدید بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم طارق احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید ابن مکرم مبشر احمد کھوکھر صاحب کا نکاح مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم سراج احمد صاحب کے ساتھ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد نے 20 ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو بیت احمدیہ بشیر آباد سندھ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

شعبہ اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مقامی

ماہ دسمبر 2003ء میں شعبہ اصلاح وارشاد مقامی کے تحت ایک سیمینار بعنوان ''شیعہ ازم اور امام مہدی'' منعقد کیا گیا نیز دوران ماہ بلاکس کی سطح پر 6 مجالس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ جن حلقوں میں یہ مجالس منعقد ہوئیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

☆نصیر آباد رحمان (طاہر بلاک) ☆رحمان کالونی (علوم ب بلاک) ☆فیکٹری ایریا احمد (رحمت بلاک) ☆نصر شرقی بیت محمد (نصر بلاک) ☆بیت اللطیف (علوم الف بلاک) ☆بیت اللطیف (صدر ب بلاک)

(مہتمم مقامی)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	22۔جنوری	زوال آفتاب	12:20
جمعرات	22۔جنوری	غروب آفتاب	5:35
جمعہ	23-جنوری	طلوع فجر	5:40
جمعہ	23-جنوری	طلوع آفتاب	7:05

پاک ترک چار سمجھوتے انقرہ (ترکی) میں صدر جنرل مشرف اور ترکی کے صدر احمد نجدت سیزر کے درمیان ون ٹوون مذاکرات ہوئے۔ جس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان دہشت گردی کے خلاف اور ترجیحی تجارت کے معاہدوں سمیت چار سمجھوتوں اور مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط ہوئے۔

ایٹمی سائنس دان قابل احترام ہیں قائمقام صدر مملکت اور سینٹ کے چیئرمین محمد میاں سومرو نے کہا ہے کہ ایٹمی سائنس دان قابل احترام ہیں۔ بین الاقوامی ایٹمی ایجنسی کے الزامات کے بعد حقائق جاننے کے لئے بعض سائنس دانوں سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔

بھارت اور روس کے درمیان ہتھیاروں کی مشترکہ تیاری روس نے بھارت کے ہتھیاروں کے نظاموں کی مشترکہ تیاری پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ روس بھارت کو طیارہ بردار جہاز۔ بمبار طیارے اور ایٹمی میزائل دے گا۔ دونوں ملکوں کے درمیان ایک کھرب روپے کا فوجی معاہدہ ہوا ہے۔

پاک بھارت مذاکرات پاکستان اور بھارت کے درمیان جامع مذاکرات کا عمل 16 فروری سے بحال ہوگا جس کا نئی دہلی حکومت نے فیصلہ کرلیا ہے۔

اسرائیل کی اردن اور شام کو دھمکیاں
اسرائیل کے وزیراعظم شیرون نے کہا ہے کہ اردن نے اسرائیلی باڑ کے خلاف عرب ممالک کی عالمی مہم میں حصہ لیا تو اسے ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ شام مذاکرات چاہتا ہے تو گولان کی پہاڑوں سے دستبردار ہو جائے۔

40 سائنس دانوں سے تفتیش 40 ایٹمی سائنس دانوں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ عدالت عالیہ راولپنڈی نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے پرنسپل سٹاف و کہوٹہ ریسرچ لیبارٹریز کے ڈائریکٹر میجر (ر) اسلام الحق کی گرفتاری پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور حکومت سے تحریری وضاحت طلب کی ہے کہ میجر (ر) اسلام کو کیوں اور کس قانون کے تحت گرفتار کیا گیا۔

بلقانی جنگ

بیسویں صدی کے ابتدائی سال سلطنت عثمانیہ اور بلقانی اتحاد سربیا، بلغاریہ، یونان اور مونٹینگرو کی ریاستوں کے مابین کشیدگی کے حوالے سے تاریخ میں اپنی ایک منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ ان دنوں مقدونیہ پر استحقاق کے حوالے سے تنازعات اتنے سنگین ہوئے کہ سلطنت عثمانیہ اور بلقانی اتحاد کے مابین جنگ چھڑ گئی۔ جسے آج بھی دنیا ”پہلی بلقانی جنگ“ کے نام سے جانتی ہے۔ اتحادی افرادی اور حربی قوت کے لحاظ سے برتر تھے، لہٰذا وہ سلطنت عثمانیہ اور دیگر ممالک کی جانب سے کسی دلیل کو سننے پر تیار نہ تھے۔ چنانچہ 8/اکتوبر 1912ء کو مونٹینگرو نے جنگ کا آغاز کیا، جب کہ بقیہ اتحادیوں نے دس روز بعد پیش قدمی شروع کی۔ ساڑھے سات لاکھ مجموعی فوج کی بدولت اتحادیوں نے بہت جلد کامیابی حاصل کر لی اور وہ سلطنت عثمانیہ کے قلب، قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) تک پہنچ گئے۔

پانچ ماہ تک جاری رہنے والی اس جنگ میں اتحادیوں کو برتری حاصل رہی۔ جنگ کے اختتام پر 30 مئی 1913ء کو معاہدہ امن پر لندن میں دستخط ہوئے۔ اس نام نہاد معاہدہ امن کے تحت سلطنت عثمانیہ کو اپنے متعدد یورپی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا، جن میں مقدونیہ اور البانیہ کے علاقے بھی شامل تھے۔ اتحاد نے البانیہ کی آزادی تسلیم کرلی۔ مقدونیہ میں چونکہ مسلم آبادی کو اکثریت حاصل تھی، لہٰذا اس کو آپس میں تقسیم کرلیا گیا، مگر اس تقسیم کی کوکھ سے مزید تنازعات نے جنم لیا، جنہوں نے خود اتحادیوں میں پھوٹ ڈال دی کہ کس کو مقدونیہ کا کون سا اور کتنا حصہ ملے گا۔ چنانچہ اس طرح ایک اور بلقانی جنگ کی ابتداء ہوئی جسے تاریخ میں ”دوسری بلقانی جنگ“ کا نام دیا گیا۔ اب اتحادی ہی آپس میں برسرپیکار تھے۔ بلغاریہ کے بادشاہ فرڈیننڈ کا کہنا تھا کہ یونان اور سربیا نے مونٹینگرو سے ساز باز کر کے مقدونیہ کا زیادہ رقبہ ہتھیا لیا ہے، جب کہ بلغاریہ کے حصے میں بچے کھچے علاقے اور گنے چنے مقبوضات آئے ہیں۔ چنانچہ 29 جون 1913ء کی درمیانی شب بلغاریہ کی فوج نے مقدونیہ میں موجودہ یونانی اور سربیائی افواج پر حملہ کر دیا۔ تاہم یہ جنگ بغیر فیصلے کے ختم ہوئی اور 10/اگست 1913ء کو ایک معاہدے کے تحت مقدونیہ کی دوبارہ منصفانہ تقسیم عمل میں آئی۔

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

راجپوت جیولرز
گولبازار ۔ ربوہ
فون 213160

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

CASA
SOFA FABRIC - CURTAIN FABRIC - FURNITURE
HEAD OFFICE
1-Gilgit Block Fortress Stadium Lahore Cantt.
Ph: 6650952, 6660047 Fax: 6655384
LAHORE
164-P Mini Market Gulberg. Ph: 5755917, 5760550
Craze-1 Plaza, Opposit Adil Hospital Lcchs.
Ph: 6675016, 6675017 E-mail: casabel@brain.net.pk
ISLAMABAD
Shop # 3-8 Block 13-N Markaz F-7 Islamabad Ph: 2650350-51
KARACHI
44/C 26th Street, Off Khayaba-e-Tauheed.
Commercial Area Defence. Ph: 02-5867840-41

بقیہ صفحہ 1

اہلیت

1۔امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 3۔اپریل بروز ہفتہ صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

2۔بیرون از ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 4۔اپریل بروز اتوار صبح 6:30 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 2۔اپریل بروز جمعۃ المبارک دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرستہ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔

عارضی لسٹ اور تدریس آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 6۔اپریل 2004ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز 10۔اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس:۔نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان
پوسٹ کوڈ-35460 فون: 04524-212473

(نظارت تعلیم)